

32534 - اسلامی ممالک سودی بنک قائم کرنے کی اجازت کیوں دیتے ہیں ؟

سوال

میں نے ایسے بہت سے فتویٰ پڑھے ہیں جن میں سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنے کی حرمت ہے، میرا ایک اشکال ہے کہ: جب یہ بنک حرام ہیں اور ان کے ساتھ لین کرنا حرام ہے تو پھر اسلامی ممالک ایسے بنک قائم کرنے کی اجازت کیسے دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے، اور حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا ہو.

اور سود کی حرمت تو کتاب و سنت اور اجماع امت کے دلائل سے ثابت ہے، اور ہر ادارہ یا بنک جو سود پر قائم ہو اس کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان جنگ ہے، چاہے وہ کسی اسلامی ملک میں ہو یا کسی کافر ملک میں.

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے ترک کردو اگر تم مومن ہو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے البقرة (278 - 279).

اور اسلامی ممالک کا سودی بنکوں کو قائم کرنا اور انہیں برقرار رکھنا اس کی اباحت اور جائز ہونے کی دلیل نہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں یہ بتا دیا تھا کہ:

لوگوں پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کر لیں گے، مثلاً: زنا کاری، شراب نوشی، اور گانا بجانا، اس کا معنی یہ نہیں کہ اس سے یہ حرام کردہ اشیاء حلال ہو جاتی ہیں.

ان بنکوں سے اہل علم کی تحذیرات کثرت کے ساتھ موجود ہے، اور ان کے فتاویٰ جات میں بھی یہی بیان ہے کہ: ان

بنکوں کے ساتھ لین دین کرنا حرام ہے یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ حکومت کی جانب سے ان بنکوں کو اجازت ہے، اور بہت سے اسلامی ممالک کی حکومتوں کو علماء کرام نے ان بنکوں کی ممانعت کی نصیحت بھی بہت زیادہ کی ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتویٰ میں ہے کہ:

(کتاب و سنت اور اجماع کے ساتھ سود حرام ہے.... اور سودی لین دین کرنے والے بنکوں کے ساتھ معاملات کرنے بھی حرام ہیں.... اور حکومت کا اسے برقرار رکھنا اور بنک کھولنے اور قائم کرنے کے لائسنس جاری کرنا، یا اس پر خاموشی اختیار کرنا مسلمان شخص کے لیے سودی لین دین کرنا جائز قرار نہیں دیتا، اور نہ ہی اس کے لیے یہ جائز ہو جاتا ہے کہ وہ ان بنکوں میں کام کرے، کیونکہ حکومت کو تشریع اور قانون بنانے کا حق نہیں، بلکہ شریعت اور قانون بنانا صرف اللہ وحدہ لا شریک کا اس کی کتاب عزیز میں حق ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طرف وحی ہے)۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 51)۔

اور کمیٹی کے ایک دوسرے فتویٰ میں ہے:

(سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنا حرام ہے، چاہے وہ کسی اسلامی ملک میں ہوں یا کافر ملک میں، کیونکہ ایسا کرنے میں اس بنک کے ساتھ گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے مندرجہ ذیل فرمان میں منع فرمایا ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدة (2)۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 55)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت پر کتاب و سنت میں سے کچھ دلائل ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

(کتاب و سنت میں سے یہ بعض دلائل ہیں جو سود کی حرمت اور فرد اور امت پر سود کے خطرات بیان کرتے ہیں، اور یہ کہ جس شخص نے بھی سودی لین دین کیا اور اس میں برابر شریک رہا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے لگا، لہذا میری ہر مسلمان شخص کو نصیحت ہے کہ:

اسے اسی پر اکتفا کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال اور مباح کر رکھا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مباح اور جائز کردہ میں ہی اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے

کفایت اور بے پرواہی ہے، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سودی بنکوں کی کثرت اور ان کے زیادہ ہونے اور ہر جگہ ان کے لین دین اور معاملات پھیل جانے سے دھوکہ میں نہ آجائے، کیونکہ بہت سے لوگ اسلامی احکام کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ وہ ان کا اہتمام اور ہم و غم مال جمع کرنا ہے چاہے وہ کسی بھی طریقہ سے ہو، اور اس کا سبب اور وجہ ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ سے ڈر میں کمی اور دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ پیدا ہونا ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں (اھ

دیکھیں: مجلة البحوث الاسلامية (6 / 310) .

والله اعلم .